انجم ذیشان

محمد ذیشان

دوستو تقریباَ ڈھائی سال پہلے اکتوبر 2021 میں جب ہم زووم پہ پروگرام کیا کرتے تھے اردو اکیڈمی نے اردو کے دس نوجوان پاکستانی شعرا پر ایک پروگرام کیا تھا جسے آپ احباب نے بے حد پسند کیا تھا تو ہم نے سوچا کیوں نہ ایک مرتبہ اس پروگرام کا اعادہ کیا جائے تو آج کا پروگرام اسی سلسلے کی ایک یاد دہانی ہے –

ایک زمانہ تھا کہ بہت سے اچھے شاعر صرف اپنے گلی محلے یا زیادہ سے زیادہ شہر تک محدود رہتے تھے کیونکہ زائع ابلاغ اتنے میسر نہیں تھے - کتابیں چھپنا اور بکنا اتنا آسان نہیں تھا اس لیئے بڑے بڑے اچھے شعرا بھی زیادہ مشہور نہیں ہوپاتے تھے یا کم از کم انکو انکی زندگی کی حد تک اپنا جائز مقام نہیں مل پاتا تھا لیکن اب انٹر نیٹ کی وجہ سے صورتِ حال بدل چکی ہے آپ دنیا کے کسی بھی ملک کے کسی چھوٹے سے قصبے میں ہی کیوں نہ رہتے ہوں آپ کی رسائی پوری دنیا تک ہوتی ہے - اس رجحان کا فائدہ بھی ہے اور نقصان بھی- فائدہ تو یہ ہے کہ آج آپ کو اپنی بات دنیا میں پہچانی ہو تو چند لمحوں میں پہنچا سکتے ہیں اور یہی چیز نقصان بھی بن سکتی ہے کیونکہ اچھائی کے ساتھ برائی بھی اسی تیزی سے پھیل جاتی ہے -

آئیے اب شاعری کی طرف واپس آتے ہیں - اردو ادب میں آج بھی ایسے بڑے اور اچھے نئے شاعر موجود ہیں جو بہت اچھا کہہ رہے ہیں اور توقع ہے کہ وہ بہت آگے جائیں گے - بے شمار نام ہیں جیسے عرفان ستار، اجمل سراج، عباس تابش، سعید خان یا نوشی گیلانی وغیرہ مگر آج کا ہمارا موضوع وہ نوجوان شعرا ہیں جنکا کام پچھلی ایک دہائی میں سامنے آیا بالخصوص انٹر نیٹ کی وجہ سے - اور جب ہم نوجوان شعرا کہتے ہیں تو تو واقعی اس سے مراد نوجوان شعرا ہی ہیں یعنی انکی عمریں 25 سے 40 سال تک کے درمیان ہیں -

اس پروگرام کے لیئے جن دس شعرا کو ہم نے چنا ہے انکی مقبولیت میں انٹر نیٹ کا بڑا ہاتھ ہے مگر ان میں خود بھی دم ہے مگر انٹر نیٹ کی وجہ سے وہ مقام جو ان کو شاید کئی دہائیوں کے بعد حاصل ہونا تھا ایک ہی دہائی میں حاصل ہوگیا ہے

یہ نوجوان شعرا خصوصا نئی نسل کے لیئے بڑی کشش رکھتے ہیں کیونکہ وہ انکی زبان میں بات کرتے ہیں - مگر یہاں روایت پسند یا روایت پرست لوگوں کو ان شعرا کا اپنی شاعری میں انگریزی کے الفاظ کا استعمال شدید نا پسند ہوتا ہے عَروضیوں کو انکی کہیں کہیں نے وزنی بری طرح کھلتی ہے مگر بہر حال ان میں کوئی بات ضرور ہے جو سب لوگوں کو ان کی طرف متوجہ کرتی ہے

آج جن دس شعرا کا کلام یہاں پیش کیا جائیگا انکے نام ہیں

افکار علوی ، تہذیب حافی ، عمیر نجمی ، عمار اقبال ، علی زریون ، عمران عامی ، رحمٰن فارس، افضل خان، شاہد ذکی اور اتباف ابرک -

دوستو ہم باری باری ان شاعروں کا ایک تعارف آپکے سامنے پیش کریں گے - کچھ اشعار یا غزلیں سنا کر ان سے آپ کی جان پہچان کروایں گے پھر ہمارے شرکائے محفل انکا کچھ کلام آپ کے سامنے پیش کریں گے اور یوں آپ کی ان سے واقفیت کی یاد تازہ ہو جائے گی - تو آئیے اس سلسلے کا باقاعدہ آغاز کرتے ہیں -

ہمارے سب سے پہلے شاعر ہیں - افکار علوی - افکار سن 1992 کی پیدائش ہیں یعنی محض 30 سال کی عمر ہے - افکار پاکستان کے ضلع بھکر کے ایک چھوٹے سے گاوں گوہر والا کے رہائشی ہیں - لاہور سے بی ایس تک پڑھا ہے - اور مشاعرے دیکھ دیکھ کے انھیں شاعری کا شوق ہوا - شروع میں تو صرف گاؤں کی چوپال میں اپنے یاروں دوستوں کو شعر سناتے رہے پھر کسی نے انکی ایک نظم "مرشد" فیس بک پر ڈال دی اور وہیں سے افکار کی فنی شہرت کا سفر شروع ہوا -

ذیشان آپ زرا انکے کچھ اشعار سنائیے -

کس لیے میرے خیالات پہ دھرنے دینا ----- شعر اترتا ہے تو پھر کیوں نہ اترنے دینا

مجھکو دنیا میں گناہوں کی اجازت دے دے ------ جو یہاں کو لوں وہ جنت میں نہ کرنے دینا

یہ دلیری بڑے نقصان کیا کرتی ہے ----- بچے بچپن میں اگر ڈرتے ہوں، ڈرنے دینا

افکار کہ ہاں آپکو گاوں کے سیدھے سادھے نوجوان کی جھلک صاف نظر آ ئیگی -

جو بھی عزت کے ڈر سے ڈر جائے --------- مت کرے عشق اپنے گھر جائے

بات آجائے جب دعاوں پر ---------- اس سے بہتر ہے بندہ مر جائے

تھوڑی دیر اور میرے ساتھ رہو ----- میری آنکھوں کا پیٹ بھر جائے

2018

میں افکار کی ایک باغیانہ قسم کی نظم مرشد نے انکو ادبی حلقوں میں روشناس کروایا آئیے یہی نظم ہم جناب تصدق عطاری سے سنتے ہیں -

افکار نے کسی سے اصلاح نہیں لی اس لیئے آپ کو انکے کلام میں بعض جگہ بے وزنی اور غرابتِ زبان بھی نظر آئے گی مگر افکار کو اس کی کوئی پرواہ نہیں - دیکھیئے آنے والا وقت انھیں کہاں لے جاتا ہے -

ہمارے اگلے شاعر ہیں تہذیب حافی -

تہذیب کا تعلق تونسہ شریف سے ہے آپ 1988 میں پیدا ہوئے - دس گیارہ سال کی عمر سے شعر کہنا شروع کر دیا - 2003 سے باقاعدہ شاعری کر رہے ہیں - آج کل دنیا بھر کے مشاعروں میں مدعو کیے جاتے ہیں - تہذیب بنیادی طور پر رومانی شاعر ہیں مگر اس میں انھوں نے اپنا ایک انداز بنایا ہے - اسٹائل سے غزلیں سناتے ہیں - سوشل میڈیا کے قائل ہیں انھوں نے اپنا یوٹیوب چینل بنایا ہے اور اس میں انکے آدھے ملین سے زیادہ سبسکرائبر ہیں - آئیے انکے کلام کا کچھ نمونہ دیکھیئے

اک اور شخص چھوڑ کے چلا گیا تو کیا ہوا

ہمارے ساتھ کونسا یہ پہلی مرتبہ ہوا

ازل سے ان ہتھیلیوں میں ہجر کی لکیر تھی

تمہار دکھ تو جیسے میرے ہاتھ میں بڑا ہوا

آئیے تہذیب کی ایک غزل سنتے ہیں عادل اشعری سے

(تیرا چپ رہنا میرے زہن میں کیا بیٹھ گیا)

علی خان تہذیب کی ایک اور غزل پیش کریں گے

(چیختے ہیں در و دیوار)

تہذیب نرگسیت کے مارے ہیں اور کہتے ہیں یہ وہ زمانہ نہیں کہ شاعر اپنا کلام بار بار دیکھے وہ بس لکھتا ہے اور پوسٹ کر دیتا ہے اور اس پر نظر ثانی نہیں کرتا اس کے بعد اسے صرف تعریف ہی چایئے ہوتی ہے -

آخر میں انکے یہ دو اشعار ملاحظہ کیجئیے -

جو تیرے ساتھ رہتے ہوئے سوگوار ہو --- لعنت ہو ایسے شخص پہ اور بے شمار ہو

اب اتنی دیر بھی نہ لگا یہ نہ ہو کہیں ----- تو آچکا ہو اور تیرا انتظار ہو

اب ہم عمیر نجمی کی طرف چلتے ہیں

عمیر کا تعلق رحیم یار خان سے ہے - سن پیدائش 1985ہے - انکو اپنے گھر کے ادبی ماحول نے شاعری کی طرف راغب کیا - بہت عمدہ کہتے ہیں انکے ہاں نئی نئی ردیفوں کا خوبصورت استعمال ہے - مضامین میں تنوع ہے - الغرض عمیر اپنے عہد کی نمائندگی بہت خوبصورتی سے کرتے ہیں -

چار اشعار انکے سماعت فرمائیے

تم کو وحشت تو سکھا دی ہے گزارے لائق ------- اور کوئی حکم، کوئ کام ، ہمارے لائق

معذرت میں تو کسی اور کے مصرف میں ہوں ------ ڈھونڈ دیتا ہوں مگر کوئی تمھارے لائق

ایک دو زخمو کی گہرائی اور آنکھوں کے کھنڈر ------- اور کچھ خاص نہیں مجھ میں نظارے لائق

دو وجوہات پہ اس دل کی آسامی نہ ملی -------- ایک، درخواست گزار اتنے، دو، سارے لائق

عمیر کی شاعری کا کینوس بہت وسیع ہے - ایک شعر دیکھیئے

نکال لایا ہوں ایک پنجرے سے ایک پرندہ ---- اب اس پرندے کے دل سے پنجرہ نکالنا ہے

آئیے عمیر کی ایک غزل یہاں پیش کرتے ہیں - یہ غزل پڑھنی تو محترمہ رانا رہبر کو تھی مگر وہ آج آ نہیں سکیں تو میں انجم سے ہی درخواست کروں گا

کہ وہ ہی یہ غزل پیش کر دیں

(بڑے تحمل سے رفتہ رفتہ)

- عمیر سے آنے والے وقتوں میں بہت امیدیں وابستہ کی جا سکتی ہیں

اب ذکر کرتے ہیں عمار اقبال کا - کراچی سے تعلق رکھنے والے عمار اقبال بھی 1986 کی پیدائش ہیں - نئے شاعروں میں عمار ایک قابلِ قدر اضافہ ہیں - گو کہ عمار پہ جون ایلیا کی چھاپ واضح محسوس ہوتی ہے گر اس کے باوجود انکا اپنا ایک الگ رنگ ہے - انکے اشعار میں لطافت بھی ہے صداقت بھی ہے برجستگی بھی ہے روانی بھی ہے - انکے تعارف میں انکی یہ غزل دیکھیئے

رنگ و رس کی ہوس اور بس ------ مسئلہ دسترس اور بس

یوں بُنی ہیں رگیں جسم کی ------ ایک نس، ٹس سے مس، اور بس

اس مصور کا ہر شاہکار ------- ساٹھ پینسٹھ برس اور بس

سب تماشائے کُن ختم شد ------- کہہ دیا اس نے بس، اور بس

عمار کائناتی سچائیوں سے بھر پور شاعری کرتے ہیں - نئے اور اچھوتے انداز میں

ہم درختوں کو کہاں آتا ہے ہجرت کرنا ---- تم پرندے ہو وطن چھوڑ کے جا سکتے ہو

آئیے عمار کی ایک غزل نسرین خان - سے سنتے ہیں

(عکس کتنے اتر گئے مجھ میں)

عمار کی ایک اور غزل جناب عادل اشعری پیش کریں گے

(جہل کو آگہی بناتے ہوئے)

- آخر میں ہم یہی کہیں گے کہ عمار اردو ادب کے گلشن میں ایک تازہ ہوا کا جھونکا ہیں

اب چلتے ہیں علی زریون کی طرف

علی زریون 1983 کی پیدائش ہیں - مشاعرے کے شاعر ہیں نوجوانوں میں بیحد مقبول - جون ایلیا کا سا حلیہ رکھتے ہیں - عشق و محبت کی شاعری کرتے ہیں - علی زریون کے ہاں بے ساختگی ہے - آسان شاعری ہے مگر بے مطلب نہیں ہے - علی زریون کے ہاں سب سے قابلِ اعتراض بات انکا جا بجا شاعری میں انگریزی الفاظ کا استعمال ہے جسے وہ جائز سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کی جیسے فارسی جو کبھی مروج تھی تو اس کے الفاظ اردو میں استعمال ہوتے تھے تو اب یہی مقام اردو کا ہے - لیکن ظاہر ہے اہلِ علم ان سے متفق نہیں ہیں - مگر اسکے باوجود نوجوانوں کا کوئی مشاعرہ کامیاب کروانا ہو تو علی زریون اس میں ضرور مدعو کیے جاتے ہیں -

کیا سیکھ سکو گے بھلا ہجرت سے ہماری ----- تم لوگ مزا لیتے ہو حالت سے ہماری

ہم کون ہیں یہ بات تمھیں لکھ کے بتائیں ------ اندازہ نہیں ہوتا شباہت سے ہماری

بے سود نہین رائگاں ہو جانا ہمارا ----- کچھ پھول کھلے تو ہیں مشقت سے ہماری

آئیے علی زریون کا کلام سنتے ہیں - ___________ عبدالستار غزالی سے

(جناب شیخ کی یہ ہرزہ سرائی جاری ہے)

علی زریون کے ہاں اکثر جون ایلیا کا رنگ جھلکتا ہے خصوصاََ انکی مکالماتی شاعری میں

اس طرح سے نہ آزماؤ مجھے ---- اس کی تصویر مت دکھاؤ مجھے

عین ممکن ہے میں پلٹ آؤں ----- اس کی آواز میں بلاؤ مجھے

میں نے بولا تھا یاد مت آنا ----- جھوٹ بولا تھا یاد آؤ مجھے

اور ایک شعر یہ دیکھیں

چائے پیتے ہیں کہیں بیٹھ کے دونوں بھائی

جا چکی ہے نا، تو بس چھوڑ، چل آ، جانے دے

ہمارے اگلے شاعر ہیں عمران عامی

1980 کی پیدائش ہیں اور تعلق پاکستان کے پھوٹوہار کے علاقے سے ہے - عمران عامی بھی اردو ادب میں خوبصورت اضافہ ہیں - شاعری کو الہام سے بھی آگے کی چیز سمجھتے ہیں - عام فہم زبان میں گہری شاعری کرتے ہیں - انکی شاعری پڑھنے والے کو اپنا ہی واقعہ لگتی ہے - ان کے اشعار فکر و فن کی گہرائیوں میں ڈوبے ہوئے ہوتے ہیں -

کچھ اشعار ان کے تعارف کے لیئے -

تجھ سے اک ہاتھ کیا ملا لیا - شہر نے واقعہ بنا لیا

دیکھیئے پہلے کون مرتا ہے - سانپ نے آدمی کو کھا لیا

اور دیکھیئے کہ

آخر ایک دن سب کو مرنا ہوتا ہے - یعنی مصرع پورا کرنا ہوتا ہے

آئیے انکی دو غزلیں پیش کرتے ہیں

زحمت دیتے ہیں محترمہ زیبا رضوی کو

(خرید کر جو پرندے اڑائے جاتے ہیں)

(میں سچ کہوں پسِ دیوار جھوٹ بولتے ہیں)

عامی کے ہاں بھی غرابتِ زبان کے مسائل آجاتے ہیں جو کہ بہر حال اہلِ علم کے نزدیک معیوب باتیں ہیں -

جیسے

نہ کوئ رابطہ نہ میسج نہ کال خیر تو ہے ------ کہاں پہ گم ہو میرے خوش جمال خیر تو ہے

یا پھر

میں دریا کی گہرائی تک جاتا ہوں ----- میں نے کونسا پار اترنا ہوتا ہے

- ہم دعا گو ہیں کی عمران عامی ان چیزوں پر ضرور نظر کریں اور ادب میں اپنا صحیح مقام پا لیں

اب باری ہے رحمٰن فارس کی

- 1976 کے رحمٰن فارس اسلام آباد سے تعلق رکھتے ہیں - رحمٰن فارس شاید نئی نسل کے شعرا میں سب سے نمایاں ہیں - دنیا بھر میں مشاعروں کے لیئے بلائے جاتے ہیں - صاحبِ دیوان ہیں -محبت کی شاعری کرتے ہیں اور مشاہدہ، مطالعہ اور مراقبہ کو غزل کے بنیادی عناصر سمجھتے ہیں - انکے ہاں زمینوں کا استعمال بھی بہت منفرد ہے - انکی ردیفیں بھی الگ سی ہیں -

نکتہ چیں شوق سے دن رات میرے عیب نکال -- کیونکہ جب عیب نکل جائیں ہنر بچتا ہے

عشق وہ علمِ ریاضی ہے جس میں فارس --- دو میں سے ایک نکالیں تو صفر بچتا ہے

آئیے انکا کلام سنتے ہیں

صدائیں دیتے ہوئے اور خاک اڑاتے ہوئے -

جناب ظفر عالم زیدی

بیٹھے ہیں چین سے

محترمہ صائمہ فردوس

کہیں کہیں رحمٰن فارس غرابتِ زبان کا شکار بھی ہو جاتے ہیں مگر بحیثیت مجموعی بہت عمدہ کہتے ہیں - گو کہ آپ نرگسیت کا شکار بھی نظر آتے ہیں مگر بہر حال انکی غزلیات دلچسپ اور فکر انگیز ہیں - انکا ایک مجموعہ کلام بھی شائع ہو چکا ہے اور ہم انکی مزید ترقی کے لیئے دعا گو ہیں

ہمارے آٹھویں شاعر افضل خان 1975 کی پیدائش ہیں - بہاولپور سے تعلق ہے - سادہ اور عام فہم مگر خوبصورت شاعری کرتے ہیں - انکے موضوعات انکے ارد گرد کا ماحول ہے - آپ کو انکے ہاں ایک بھول پن کے ساتھ ساتھ ایک نئے پن کا احساس بھی ہوتا ہے -

راہ بھولا ہوں مگر یہ میری خامی تو نہیں -- میں کہیں دور سے آیا ہوں مقامی تو نہیں

تیری مسند پہ کوئی اور نہیں آ سکتا -- یہ میر ادل ہے کوئی خالی آسامی تو نہیں

میں ہمہ وقت محبت میں پڑا رہتا ہوں -- پھر کسی دوست سے پوچھا یہ غلامی تو نہیں

آئیے انکی دو غزلیں سنتے ہیں

(

کل اپنے شہر کی بس پر

محترمہ صائمہ خان

(تو پھر وہ عشق و نقد و نظر برائے فروخت)

(محترمہ نسرین خان

کچھ اشعار افضل خان کے اور سن لیجیئے

تو بھی سادہ ہے کبھی چال بدلتا ہی نہیں --- ہم بھی سادہ ہیں اسی چال میں آجاتے ہیں

اب جو پتھر ہے آدمی تھا کبھی --- اس کو کہتے ہیں انتظار میاں

دیر سے آنے پر وہ خفا تھا آخر مان گیا --- آج میں اپنے باپ سے ملنے قبرستان گیا

- افضل خان بھی یقیناًً جدید اردو غزل میں ایک عمدہ اضافہ ہیں

اگلے شاعر ہیں شاہد ذکی - 1974 کی پیدائش - سیالکوٹ سے تعلق - آپ ایک مقامی کالج میں انگریزی کے لیکچرار ہیں - اپنے کالج کے دنوں سے آپ کو شاعری کا شوق ہے - 2004 میں آپ کی ایک غزل دبستانِ لاہور میں چھپی - اور بے حد مشہور ہوئی - اور اسی سے آپ کے فنی سفر کا آغاز ہوا

انکے تعارف میں ان کی وہی غزل جو کہ ارشد رشید صاحب کی بھی پسندیدہ غزل ہے لہٰذا ان کو ہی زحمت دونگی کے آکر پیش کریں

یار بھی راہ کی دیوار سمجھتے ہیں مجھے

(ارشد رشید)

شاہد ذکی لفظوں کے جادوگر سمجھے جاتے ہیں اور پورے اخلاص سے غزل کی روایات کی پاسداری کرتے نظر آتے ہیں -

انکا اور کلام پیشِ خدمت ہے

اب تری یاد سے وحشت نہیں ہوتی ہم کو –

محترمہ ثریا جبین

اتنے قلیل عرصے میں شاہد کی 4 کتابیں آ چکی ہیں اور پذیرائی پا چکی ہیں - ہمارے خیال میں شاہد کے ہاں اردو غزل کا وہی تسلسل نظر آتا ہے جو ناصر ، فراز اور افتخار عارف سے ہوتا ہوا آ رہا ہے

ہمارے آج کے آخری شاعر ہیں اتباف ابرک -

آخر میں انھیں اس لیے نہیں رکھا کہ وہ سب سے بڑے ہیں بلکہ اس لیے رکھا کہ انکا سن پیدائش نہیں مل سکا - اتباف ابرک کا شمار بھی انھی شعرا میں ہوتا ہے جنھیں سوشل میڈیا نے عوام میں متعارف کروایا - اتباف ابرک نے پہلے کسی ٹی وی کے لیئے ایک ڈرامہ لکھا تھا جس کا ہیرو ایک شاعر تھا تو انھوں نے اپنے ہیرو کے لیئے شاعری بھی خود ہی کی - پھر اسے فیس بک پہ ڈالنا شروع کیا اور یوں انکے شاعری کے سفر کا آغاز ہو گیا - نام تو انکا آفتاب اکبر ہے مگر زرا چونکا دینے والا نام بنانے کے لیئے انھوں نے خود ہی اپنے نام کی یہ درگت بنائی اور اسے اتباف ابرک کر دیا -

اتباف ابرک کا کلام سوشل میڈیا اور خصوصاََ خواتین میں بہت مقبول ہے - بہت سلاست سے کہتے ہیں -

روز تھکتا ہوں میں کر کے مرمت اپنی --- روز ایک نقص نیا مجھ میں نکل آتا ہے

زندگی ہم خرید بیٹھے تھے --- قرض ہر سانس نے اتارا ہے

عقل اور میں تو متفق ہیں مگر --- ایک دل درمیاں میں رہتا ہے

آئیے انکی دو غزلیں پیش کرتے ہیں

اک وہی مہرباں نہیں ہوتا

محترمہ ثریا جبین

کیا اثاثہ ہے جسے کھو بھی نہیں سکتے ہیں

جناب ظفر عالم زیدی

خواتین و حضرات - اس کے ساتھ ہی ہماری آج کی نشست اختتام کو پہنچتی ہے امید ہے آپ کو آج کا پروگرام پسند آیا ہوگا-

شکریہ

شکریہ